# SOCIAL REFORMS - CHALLENGES BEING FACED BY THE YOUTHIN THE CONTEMPORARY AGE AND THEIR SOLUTION (IN THE LIGHT OF THE QURAN AND THE SUNNAH)

## عصر حاضر کی معاشرتی اصلاح میں نوجوانوں کو درپیش مسائل اوران کا حل(قرآن وسنت کی روشنی میں)

*Prof. Dr. Zahida Parveen, principal Government post graduate Viqar-un-nisa college Rawalpindi, Email, ztvnrwp@gmail.com ORCID ID https://orcid.org/0000-0002-4852-5602*
*Dr, Aijaz Ali Khoso, Assistant Professor, University of Sufisim and Modern Sciences, Bhitshah Email, aijaz.khoso80@gmail.com ORCID ID https://orcid.org/0000-0002-1002-9881*
*Dr. Saira Gul Lecturer Arabic & islamiyat GGDC Kottnajibullah Haripur pkp Email,sairagul@icp.edu.pk ORCID ID https://orcid.org/0000-0001-8371-3038*

***ABSTRACT:***
*There are many social, ethical, emotional and educational problems which our Muslim youth is facing. Keeping the prevailing situation of Muslim youth in mind, the present article tries to focus on solving the problems of society teaching of our glorious Prophet Muhammad (S.A.W), who pulled all humanity out of darkness into lightIt is the responsibility of young Muslims to triumph over these enticements and protect their Islamic way of life, obey the teachings of Prophet, share Islam with others and observe the teachings of the holy texts of Islam. Further than fulfilling these essential obligations, however, young Muslims are predictable above all to play a significant role in the progression of Islam. Within the Muslim circle, it is supposed that youth is the most imperative period of life. Our Lord stated that His apostle (S.A.W)is a guide for all people of any age and class with the following the verse of the Qur'an; "Ye have indeed in the Messenger of Allah a beautiful pattern (of conduct) for anyone whose hope is in Allah and the Final Day, and who engages much in the praise of Allah."*

***KEYWORD*** *Morality,Ethics,Training, Development, Society, Muslim youth,Spirituality, Character.*

**تعارف:** نوجوان نسل کو کسی بھی ملت کا ستون اوراس کے مستقبل کا عنوان تصور کیا جاتا ہے۔نوجوانانِ اسلام ظہور اسلام سے آج تک بلاامتیاز زمان مکان امت کا سکون گردانے جاتے ہیں،اسلام کی عزت وترقی اسکی ناموس کی ذمہداری بھی نوجوانوں پر ہے اور لشکرِ اسلام کی کمان بھی ان ہی کے ذمہ ہے۔نوجوانی عمر کا ایسادور ہے جوانسان کی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہے عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو زندگی کو موت سے پہلے فراغت کو مصروفیت سے پہلے نوجوانی کو بڑھاپے سے پہلے ،مالداری کو فقیری سے پہلے۔امت مسلمہ کی جغرافیائی ونظریاتی سرحدوں کا تحفظ اور معاشرتی اصلاح وبگاڑ میں نوجوانوں کا اہم کردار ہوتا ہے، آج المیہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کے عقائد دشمنوں کی زد میں ہیں،استشراق، تحقیق واحقاق حق کے خوبصورت لبادے میں اپنی تمام تر حشر سامنیوں کے ساتھ نوجوانان امت مسلمہ کے ذہنوں کو دین سے برگشتہ وبیزار کرنے میں مصروف عمل ہیں،ہماری ملت دوواضح دھڑوں میں بٹی ہوئی ہے،ایک طرف وہ نوجوانان امت ہیں جو اصول دین سے توشناسا ہیں لیکن جدید علوم سے بے بہرہ وانگریزی سے ناآشنا ہیں دوسری

طرف وہ طبقہ ہے جو انگریزی و دیگر علوم جدیدہ میں مہارت کا حامل ہے لیکن دینی علوم و عقائد سے نابلد ہیں یہی وجہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل مغربی تحقیقات اور بطور خاص اہلِ مغرب کی مرتب کردہ حوالہ جاتی کتب دائرہ حائے معارف اسلامیہ وغیرہ سے بہت متاثر ہیں، اور ان ہی سے رجوع کرتے ہیں لہٰذا ان میں موجود زہر قاتل ان کے ذہنوں کو متاثر کر رہا ہے، اور یہ معاملہ کتنا حساس اور نازک ہے بالعموم ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ مقالہ ہذا میں نوجوانان امت مسلمہ کے معاشرے کو درپیش خطرات و مسائل اور ان سے نمبرد آزما ہونے کے لئے نوجوانوں کے کردار پر بحث کی گئی ہے مقالہ دو حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول میں عصر حاضر میں معاشرتی اصلاح میں نوجوانوں کو درپیش مسائل و خطرات اور حصہ دوم میں انکا حل پیش کیا گیا ہے۔ اختتامیہ میں ماحاصل مقالہ و سفارشات بیان کی گئی ہیں۔

**لفظ نوجوان کا معنی و مفہوم:** لفظ نوجوان کو عربی میں شاداب کہتے ہیں۔ جس کے معنی اولوالعزم، تقدم و تیزی تبع کے ہیں۔ اسی طرح لفظ الشباب میں گرم جوشی نور بصیرت اور سمجھ بوجھ کے ہیں۔[(1)]

**اہمیت:** نبی کریم کی وصیت ہے کہ میں تم کو نوجوانوں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتا ہوں چونکہ نوجوان نسل رحمدل ہوتی ہے نوجوانوں نے میرا ساتھ دیا اور بوڑھوں نے میری مخالفت کی، مصلحین امت کے نزدیک کسی امت کی فلاح و بہبود کا انحصار اسکی نوجوان نسل پر ہوتا ہے۔[(2)] نبی پاک کی جوانی ایسے معاشرے میں گزری جو بیشمار معاشرتی برائیوں میں گری ہوئی تھی لیکن آپ کی جوانی سپیدہ ء سحر کی طرح بے داغ اور اہل معاشرہ نے آپ کو ان پاکیزہ اور پر عفت خصائل کی بنا پر صادق اور آمین کا خطاب دیا[(3)] اگر عصر حاضر کا نوجوان اس جاہلیت جدیدہ میں تعلیمات نبوی کو اپنائے تو مجسمہ صادق و آمین بن سکتا ہے، نبی پاک کی دعوت کو اولا نوجوانوں نے ہی قبول کیا، دار ارقم کے سابقون اولون میں اکثر نوجوان صابہ ء کرام شامل تھے، آپ نے نوجوانوں کی ایسی تربیت فرمائی کہ انہوں نے دنیا کی تاریخ کا نقشہ ہی بدل ڈالا آج کا جوان بھی قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کرکے اپنے تمام مسائل کو حل کر سکتا ہے۔

**معاشرتی اصلاح میں نوجوانوں کو درپیش مسائل و خطرات:** اگر حالات کا جائزہ لیا جائے تو معاشرے میں کئی مسائل و خطرات ہیں ان کو مختصراً اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔

**اسلامی اقدار اور تعلیمات سے دوری:** عصر حاضر میں مسلمان خاص طور پر جوان بچے دینی تعلیمات سے دور ہو چکے ہیں اگر معاشرے کے حالات پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے آج ہم انہی مسائل کا شکار ہیں جن میں ظہور اسلام کے وقت تھے مغربی تہذیب نے ہمارے معاشروں کو متاثر کیا جس کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل بے شمار مسائل میں گھری ہوئی ہے کیونکہ ان میں اسلامی تعلیم و تربیت سے دوری ہے آج ہم پڑھے لکھے جاہل ہیں کیونکہ تربیت پر ہماری توجہ نہیں، اور تربیت نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم خام مال ہے اس کو تربیت کے کھٹن مراحل سے نہ گزار جائے تو یہ بے فائدہ اور بے سود ہے۔ ہماری نوجوان نسل گمراہی، بے راہ روی اور اسلامی اقدار و تعلیمات سے دور ہے، جیسا کہ عربوں

کے جاہل معاشرے میں اخلاقی قدریں ختم ہوچکی تھیں جنکو حضرت جعفر طیار نے اپنی تقریر میں یوں سمویا: ((أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الأَصْنَامَ، وَنَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَنَأْتِي الْفَوَاحِشَ، وَنَقْطَعُ الأَرْحَامَ، وَنُسِيءُ الْجِوَارَ، يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَّا الضَّعِيفَفَكُنَّا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولاً مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعَفَافَهُ فَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ لِنُوَحِّدَهُ، وَنَعْبُدَهُ، وَنَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَالأَوْثَانِ، وَأَمَرَنَا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَأَدَاءِ الأَمَانَةِ، وَصِلَةِ الرَّحِمِ، وَحُسْنِ الْجِوَارِ، وَالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَالدِّمَاءِ، وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ، وَقَوْلِ الزُّورِ، وَأَكْلِ مَالَ الْيَتِيمِ، وَقَذْفِ الْمُحْصَنَةِ)) [4]اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں کے ہاں اخلاقی قدریں ختم ہوچکی ہیں جس کہ جی میں جو کچھ آتاوہ کر گزرتا اور کوئی رکاوٹ اور قانون نہ تھا جو انکو ارتکاب جرم سے روک سکے ایسے میں رب ذوالجلال نے پوری انسانیت کو ظلمت تاریکی سے روشنی کی طرف نکالنے کے لئے نبی پاک کو مبعوث فرمایا جنکی بعثت کا بنیادی مقصد ہی اخلاق کریمانہ کی تعلیم تھا جیسا کہ حکم ہے:((إنما بُعِثْتُ لأُتَمِّمَ مكارمَ الأخلاقِ))[5]

**مقصد سے دوری اور وقت کا ضیاع:** آج کل کے جوانوں کی تباہ کن صورتحال فراغت ہی کے باعث ہے رب کریم نے دنیا میں انسان کو کسی مقصد کیلئے بھیجا ہے وہ اشرف المخلوقات اور اللہ کا نائب ہے وہ اپنے مقصد حیات کو بھلا کر نفسانی خواہشات کا غلام بن کر بے مقصد وقت ضائع کرتا ہے سستی اور کاہلی میں ڈوب جاتا ہے منفی سوچ و تخریبی کاموں میں مصروف ہوتا ہے جس کی بناء پر معاشرہ کا امن وامان تہ و بالا ہوتا ہے۔ ان مسائل و پریشانیوں سے بچنے کا ذریعہ یہ ہے کہ جوانوں کی صلاحیتوں کو مثبت کاموں پر لگانے کیلئے اہلیت اور دلچسپی کے ذریعے انکو مختلف تعمیری کاموں میں مصروف رکھا جائے۔ اسلام کے احکامات کے مطابق انکے اندر احساس ذمہ داری پیدا کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ وقت بھی امانت ہے قیامت والے دن اسکے لئے سوال کیا جائے گا۔ سورۃ العصر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿"وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ"﴾[6]اس سے معلوم ہوا کہ فرد کی شخصیت کو تبدیل کرنے کے لئے وقت کی پابندی کریں۔

**والدین اور اولاد میں تعلق کا فقدان:** آج کے دور میں مادی ترقی، نوکری کی مشغولیت، بچوں کو وقت نہ دینا، انٹرنیٹ اور میڈیا کی وجہ سے والدین اور اولاد میں خلاء پیدا ہو گیا ہے، ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ بچے کے ذہن کو تعمیری کاموں پر لگانے کیلئے اور ان میں مثبت سوچ پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ والدین بچوں کو وقت اور توجہ دیں اور ان کی تربیت کریں اسلامی تعلیمات کے مطابق دنیا اور آخرت کے فائدوں کیلئے زندگی کی حقیقت اجاگر کریں تاکہ ایک اصلاحی معاشرہ کی تشکیل ہو سکے۔ ان کے ایمان کو تروتازہ رکھنے کیلئے گاہے بگاہے واعظ و نصیحت کرنا ضروری ہوتا کیونکہ اولین درسگاہ ماں کی گود ہے۔ جیسا کہ مختلف انبیاء نے اپنے بچوں کو نیک کاموں کی نصیحت کی: ارشاد ہے:﴿وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِه وَهُوَيَعِظُهٗ يٰبُنَیَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ [7]اور حضرت نوح کے الفاظ کچھ یوں ہیں:﴿وَنَادٰی نُوْحُ

ابْنَه وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يَّابُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِيْنَ﴾[8] ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ بچے کے کردار میں تبدیلی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے ممکن ہے اولاد کی شخصیت کی آبیاری میں والدین کا بہت ہاتھ ہوتا ہے اس لئے ان میں فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے۔یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام اس فریضہ کی ادائیگی میں ہر دور میں بہترین نمونہ کی حیثیت سے قابل اتباع رہے ہیں۔

**برے لوگوں کی ہم نشینی:** نوجوانوں کو تعمیری و مثبت سوچ رکھنے والے لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے آپؐ نے فرمایا: برے مجلسی کی مثال اس لوہار کی بھٹی کی طرح ہے جو یا تو تیرے کپڑے جلادے گی یا تو اسکے دھویں کو چکھ لے گا اس سے واضح ہوتا ہے کہ نوجوانوں کو اچھے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنا چاہیے[9]

**انداز اصلاح میں تبدیلی:** جوان بچوں کی عزت نفس کا خیال کئے بغیر ہم کھلے عام تمام لوگوں کے سامنے انہیں تنقید کا نشانہ بناتے ہیں لیکن اگر اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے انداز اصلاح کو تبدیل کر کے پیار و محبت کے ساتھ انہیں سمجھایا جائے تو معاشرے میں لڑائی جھگڑے اور فساد ختم ہو جاتے ہیں ان کی صلاحیتوں کو معاشرے کے تعمیری کاموں پر لگایا جائے ہر وقت کی ڈانٹ ڈپٹ بچوں میں منفی سوچ پیدا کرتی ہے اور اچھے کام پر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

**انٹرنیٹ کا غلط استعمال اور منفی کتابوں کا مطالعہ:** جوانوں کی بے راہ روی کی ایک وجہ ایسی کتابیں ور سائل اور انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے جو ان کے ایمان کو ختم کر دیتا ہے وہ اپنی معاشرتی دینی اور تہذیبی اقدار سے دور ہو کر مغربی معاشرے کا دلدادہ ہو جاتا ہے ذہنی طور پر پریشان اور احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے معاشرے میں اپنا تعمیری کردار ادا نہیں کر سکتا اس لئے نوجوانوں کو دین اسلام کے مطابق مواد مطالعے کیلئے دیا جائے تاکہ معاشرے کی اصلاح ہو سکے اور جوانوں کو اسوہ حسنہ کے ذریعے عمل پیرا ہونے کے لئے نبی پاکؐ کی جوانی پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ رحمت عالم نے فرمایا:(("خیر السنن سنۃ محمد"))[10] ترجمہ: بہترین سنت سرکار دو عالم کی سنت ہے۔نوجوانوں کو تخریبی مطالعے سے دور رکھا جائے اور ایسا مواد دیا جائے جو ان کے دل کو محبت الہی اور محبت رسول کا سر چشمہ بنادے۔

**پرانی اور نئی نسل میں خلا:** پرانی نسل اپنے آپ کو عقل کل سمجھتی ہے نئی نسل کی رائے کو اہمیت نہیں دیتی اپنی مرضی اور رائے ان پر مسلط کی جاتی ہے پرانی نسل نئی نسل کو احمق اور کافر قرار دیتی ہے جبکہ نئی نسل پرانی نسل کو جاہل اور فرسودہ خیالات کا مالک قرار دیتی ہے نئی نسل کی صلاحیتوں، ترقی پذیر سوچ اور مثبت پہلوؤں کو مد نظر رکھ کر درمیانی راہ اختیار کی جائے تنقید کی بجائے اصلاح کی جائے دونوں کے سوچنے کے طریقے کو بدلہ جائے،تاکہ اصلاح کا پہلو پروان چڑھ سکے۔

**نفس پرستی اور مادہ پرستی:** اٹھارویں صدی کے انقلاب نے انسان کو مادیت پرست بنادیا ہے جس کی وجہ سے معاشرتی زندگی متاثر ہوئی۔ دن بدن سائنس و ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے ہماری تہذیب و تمدن، ثقافت اور معاشرہ متاثر ہوتا ہے آپس میں محبت، ایثار، ہمدردی کی جگہ نفسا نفسی، ذاتی فائدہ و مقابلہ بازی کی فضا ہمارے بچوں میں پیدا ہوتی ہے۔ ڈاکٹر محمد اکرام خان اپنی کتاب تعلیم اور رہنمائی میں رقمطراز ہیں: "جدید علوم میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے، اس ترقی کا اثر ہمارے طرزِ فکر، تہذیب و تمدن اور معاشرت پر پڑ رہا ہے، خدمت، محبت، ایثار، تعاون اور اشتراکِ عمل کے بجائے نفرت، ذاتی منفعت، خود غرضی، مقابلہ بازی اور منافقت کے جذبات مستحکم ہوتے جا رہے ہیں"۔[11] مختلف تقاضوں اور مادیت پرستی میں نوجوانوں کی اخلاقی اقدار کو برباد کردیا۔ نبی پاکؐ نے نفس پرستی، مادہ پرستی اور اخلاقی رزائل سے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ نبی پاک کا فرمانے: (("لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَوَّاظٌ وَلَا جَعْظَرِيٌّ"))[12] جواظ وہ شخص ہے جو زیادہ مال جمع کرتا ہے اور جعظری وہ ہے جو سخت مزاج اور تند خو ہے آج ہمیں ایسے ہی نوجوان ملیں گے جن میں ایسی ہی خرابیاں پائی جاتی ہیں اخلاقی اقدار کی ترسیل نہ ہونے کی وجہ سے رواداری اور وسعت نظر اور ایک دوسرے کے جذبات کی پاسداری کی صفات جو معاشرتی زندگی کی خوشگواری اور ہمواری کی ضمانت ہوتی ہیں وہ نفس پرستی کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ مسلم معاشرے میں مسلم نوجوان اسلامی تعلیمات سے کوسوں دور ہیں۔ اعلی اخلاقی اسلامی اقدار جو معاشرے کی جان اور معاشرتی زندگی کو خوشگوار بنانے کیلئے ضروری ہوتے ہیں۔ وہ آج نظر نہیں آتے نوجوانوں کیلئے علم کے ساتھ ان کی تربیت و کردار بنانے پر توجہ دینی ضروری ہے ان تمام مشکلات کا حل مکارم اخلاق کے اسوۂ پر عمل کرنے میں ہے۔[13]

**نسل نو کی اصلاح:** آج کے دور کی مغربی تہذیب کی دلدادہ بگڑی ہوئی نسل کی اصلاح نہ گئی تو معاشرہ بے شمار مسائل کا شکار ہو جائے گا جیسے حکم ہوتا ہے کہ: ﴿وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدَانِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ﴾[14] اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ نسل مغربی تہذیب کی دلدادہ مغرور اور ناپختہ خیالات اور اللہ تعالی کی اطاعت اور بندگی قبول نہیں کرتی ماں باپ کو ڈانٹتی انکے خیالات اور عقائد پر ہنستی ہے ان تمام خرابیوں کی عصر حاضر میں اصلاح کی بھرپور کوشش کرنا اور احساس ذمہداری پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ جوان نسل اللہ کی عبادت سے دور اور والدین کے نافرمان ہیں بزرگوں کی تذلیل کرتی ہے ان کے عقیدے اور سوچ کا مذاق اڑتے ہیں لہذا دور حاضر میں نوجوان بچوں کی اصلاح کی جائے اور ان میں ذمہ داری کا احساس پید کیا جائے۔

**بے مقصدیت اور فراغت:** نوجوانوں کی تباہی کا اصل مسلہ فراغت ہے فکری و عقلی تعطل و جمود نے نوجوانوں کو کمزور کردیا اور وہ سستی اور کاہلی کا شکار ہو جاتے ہیں مثبت اور تعمیری کاموں پر توجہ دینے کے بجائے اپنی صلاحیتوں کو خواہشات نفسانی اور بے راہروی اور تخریبی کاموں پر

لگاتے ہیں جس سے معاشرتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے اس مسلہ کا حل یہ ہے کہ ایسے نوجوانوں کو ذہنی یا عملی طور پر ان کی صلاحیتوں کے مطابق مصروف رکھا جائے اور سیرت محمدی کی روشنی میں انکی تربیت کی جائے۔

**اسلامی اخلاق و کردار سے عاری مسلم نوجوان:** مسلم نوجوان کا رویہ اسلامی تعلیمات اور اسوہ حسنہ سے مطابقت نہیں رکھتا ان کی اکثریت اخلاق و کردار سے عاری ہے معاملے کی صفائی اور شفافیت، دوسروں کے ساتھ اچھا برتاؤ، صلح رحمی، اعلی اخلاق و کردار کا مظاہرہ اور دیگر اخلاق حسنہ جو کبھی ان کی پہچان ہوا کرتے تھے اب مفقود ہو چکے ہیں۔اس کی شخصیت سے ختم ہو چکے ہیں اور تمام اخلاقی برائیاں یا تمام رزائل کا وہ عادی ہو چکا ہے، جب تک وہ اپنے اخلاق و کردار کو نہیں سنواریں گے اور ان کی زندگیاں اسلام کی تعلیمات کا عملی نمونہ پیش نہیں کریں گی اس وقت تک نوجوانوں کے روحانی واخلاقی مسائل سے نجات ممکن نہیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ((لقد کان لکم رسول الله ----))(15)

**تربیت و تزکیہ نفس کی کمی:** عصر حاضر کے نوجوانوں کا ایک بڑا مسلہ تربیت و تزکیہ نفس کی کمی ہے، نوجوانوں کے اندر یہ احساس ہو کہ دین کی کنجی سے دنیا کا دروازہ کھولو گے تو سیدھا راستہ پاؤگے(16) اللہ نے نوجوانوں کی تہذیب وتربیت کے لئے فرمایا: ﴿يَآ اَيُّهَاالَّذِيْنَاٰمَنُوْاقُوااَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًاوَّقُوْدُهَ االنَّاسُ وَالْحِجَارَةُعَلَيْهَامَلآٰئِكَةٌغِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآاَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمَرُوْنَ﴾(17) اس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اولاد کی تربیت کے ساتھ ساتھ انکے اخلاق و کردار کو بھی اچھا بنائے۔ نبی پاک نے ایک اور جگہ فرمایا: (("أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ"))(18)

**نوجوانوں میں کردار سازی کی تربیت کا نہ ہونا:** والدین کا فرض ہے کہ وہ بچوں کو عصری تقاضوں کے مطابق دینی تعلیم و تربیت دیں لیکن بچے اس سے محروم ہیں، والدین بچوں کو اعلی دنیاوی تعلیم تو دلوا رہے ہیں لیکن انکے کردار سازی پر کوئی توجہ نہیں، پرفیسر خورشید احمد اسلامی نظریہ تعلیم میں بتاتے ہیں کہ دین و دیناوی علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اعلی اخلاق و کردار سازی پر بھی توجہ دی جائے۔ نبی پاک بچوں پر حد درجہ شفیق تھے بچوں کی فطرت میں تھوڑی سی ضد اور ہٹ دھرمی ہوتی ہے وہ اس کا مظاہرہ اپنے بچپن میں زیادہ کرتے ہیں۔اس لئے اگرچہ اسلام میں بچوں پر شفقت اور رحمت کے حوالے سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔ لیکن اسلامی فرائض کی انجام دہی میں سستی کرنے والے بچوں کے لئے تربیت کا یہ اصول بتایا۔ (("مروا الصبيان بالصلاة لسبع سنين و اضربوهم عليها في عشر سنين و فرقوا بينهم في المضاجع"))(19) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کو علم کے ساتھ عمل اور تعلیم کے ساتھ ذہنی واخلاقی تربیت بھی بہت ضروری ہے۔

**معاشرتی مسائل کا حل:** ذیل میں چند اہم امور کی طرف نشاندہی کی جاتی ہے جس سے نوجوان نسل کے کردار کو واضح کیا گیا ہے کہ جس کی وجہ سے ان میں احساسِ ذمہ داری پیدا کر کے نوجوانوں کو نفسانی اصلاح سے اصلاحِ معاشرہ تک مجبور کیا جائے۔

**1۔نوجوانوں کا قرآن وسنت سے گہرا ربط:** نوجوان نسل کو معاشرے کا فعال رکن بنانے کیلئے قرآن و سنت میں شاندار تعلیمات موجود ہیں ضرورت صرف ان سے گہرا ربط پیدا کرنے کی ہے۔اسلام کی تعلیمات وطن وعلاقے، گورے اور کالے کا فرق ختم کرکے سب کو ہدایت کی دعوت دیتا ہے جس میں امن وآشتی،عدل وانصاف، حقوق وفرائض غرض تمام اعلی اخلاق معاشرے میں قائم ہوں اور تمام برائیوں کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہے اسلام عمل پر زور دیتا ہے معاشرے میں اتحاد وداری، مساوات، محبت اور ایثار جیسے جذبات پیدا کرتا ہے اسلامی تعلیمات پر عمل کرکے جوان بچے معاشرے کے تعمیری کاموں میں حصہ لیں گے حضور اکرم کے فرمان کے مطابق: (("تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ"))[20]اس حدیث سے ہمیں یہ سبق ملتا کہ ہم قرآن وسنت کے احکامات پر عمل کریں۔

**2۔حلال وحرام کا تصور:** معاشرے کی اخلاقی، معاشی، معاشرتی، سماجی وسیاسی بیماریوں سے نجات کیلئے جوان بچوں کو حلال وحرام کا تصور دینا بہت ضروری ہے دنیاوی اور اخروی مفاد کیلئے حلال وحرام کا جب تصور پیدا ہو جائے گا تو حرام کمائی معاشرے سے ختم ہو جائے گی۔کیونکہ تمام فتنہ و فساد پیسے کی وجہ سے ہوتے ہیں ۔رحمت العالمین نے فرمایا:(("إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ"))[21]حکم ربانی ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾[22]﴿یٰٓأَیُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِی ٱلْأَرْضِ حَلَٰلًا طَیِّبًا﴾[23]اللہ تعالی فرمارہے ہیں کہ تمام حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ،نوجوان نسل کو بتائیں تمام فتنہ پیدا کرنے والی چیزیں حرام ہیں:﴿"وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ﴾[24]

**3۔گداگری اور سود کی مذمت اور تجارت کی حوصلہ افزائی:** ہمارے مذہب میں گداگری کو برا خیال کیا گیا ہے کوئی حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے سرور کائنات کا حکم ہے((الكاسب حبيب الله))تاکہ گداگری جیسی معاشرتی برائی سے نجات ملے ۔ نوجوانوں کو بتایا کہ تجارت اورصنعت و حرفت سے پیسہ کمائیں لیکن سود حرام ہے ۔ ﴿وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَیْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰا﴾[25] جب نوکری نہ ملے اور غریبی کی حالت میں ناجائز ذرائع اختیار نہ کرے صبر وشکر کی تربیت دی جائے۔نسل نو کو امانت ودیانت کو اپنانا ہوگا۔﴿إِنَّ ٱللَّهَ یَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَٰنَٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا﴾[26]نوجوان نسل کو اسلامی اصلاحی معاشرہ تشکیل دینے کے لئے امانت و دیانت کو اپنانا ہوگا۔

**لاٹری اور جوا کی ممانعت:** اسلام نے لاٹری اور شراب اور جوئے کو حرام قرار دیا ۔ارشاد باری تعالی ہے:﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾[27]اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ شراب اور جوا حرام کمائی ہے اس لئے نوجوان کو اس سے بچنا چاہیے۔

**نسل نو کو کفایت شعاری کی تلقین:** اسلام نے اسراف و تبدیر کی بجائے کفایت شاری کا حکم دیا۔﴿یَا بَنِی اٰدَمَخُذُوْازِیْنَتَکُمْعِنْدَکُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗلَایُحِبُّالْمُسْرِفِیْنَ﴾[28]مزید حکم ہے:﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَکَانُوا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطَانُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا﴾[29]اسلام نے تربیت انسانی کا ایسا تدریجی نظام متعارف کروایا جو کہ پورے عالم کے معاشروں میں اسکی مثال موجود نہیں ہے۔

**عائلی نظام کی مضبوطی میں جوانوں کا کردار:** خاندان معاشرتی نظام کی بنیادی اکائی ہے عائلی نظام کی عمارت کو مضبوط بنیاد پر قائم کرنے کیلئے اسلام نے نکاح کا حکم دیا:﴿"یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْانُوْرَاللّٰہِبِاَفْوَاھِھِمْوَیَاْبَاللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّنُوْرَھوَلَوْکَرِھَالْکَافِرُوْنَ"﴾[30]رحمت دوعالم کا ارشاد ہے: ((النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي"))[31]

**نکاح کا حکم:** جوانی میں جنسی جذبات عروج پر ہوتے ہیں اسی لئے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے نکاح سے نگاہ میں پاکیزگی اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے زنا کو معاشرے کے لئے سخت نقصان دہ قرار دیتے ہوئے گناہ کبیرہ قرار دیا حکم دیا کہ زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ عائلی نظام کی مضبوطی کیلئے حکم دیا کہ زنا حرام ہے:﴿وَلَا تَقْرَبُوا ٱلزِّنَىٰٓ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا﴾[32]عائلی نظام کی مضبوطی کیلئے مرد کو عورت پر قوام بنایا:﴿"ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ"﴾[33]

**معاشرتی اجتماعی تعلقات کے استحکام کا حکم:** معاشرہ میں اجتماعی روابط کی مضبوطی کے لئے اسلام نوجوانوں کو وہ طریقہ اپنانے کا حکم دیتا ہے۔ جن کی وجہ سے اجتماعی معاملات میں استحکام قائم ہو اور بہترین اسلامی اصلاحی معاشرہ تشکیل پاسکے۔ معاشرتی نظام میں رشتوں کی مضبوطی کیلئے نوجوانوں کو حکم دیا کہ:﴿"وَٱعْبُدُوا ٱللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِۦ شَيْـًٔا وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا"﴾[34]مزید فرمایا:﴿وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَامَعْرُوْفًا﴾[35]ہمسایوں، رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیا۔ نیکی وفلاح عام کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے کا حکم دیا لوگوں کو اپنے حاکموں کی بات ماننے کی تلقین کی﴿أَطِيعُوا ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا ٱلرَّسُولَ وَأُولِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾[36]ملک کے سربراہ کو بھی تلقین کی:﴿"وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِٱلْعَدْلِ"﴾[37]لڑائی جھگڑے کی صورت میں نوجوانوں کو اپنے جذبات پر قابو پانا چاہیے تاکہ معاشرے میں امن وسکون قائم ہو:﴿"وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ ٱلْأَمْنِ أَوِ ٱلْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِۦ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى ٱلرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُولِى ٱلْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ ٱلَّذِينَ يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ مِنْهُمْ"﴾[38]معاشرتی اصلاح کیلئے نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ ﴿"إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُ بِٱلْعَدْلِ وَٱلْإِحْسَٰنِ"﴾[39]ان آیات میں نوجوانوں کو مضبوط معاشرتی نظام قائم کرنے کے لئے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ قرآن وحدیث کے ان احکامات پر سختی سے عمل پیراہوں تاکہ ریاست مدینہ جیسا اصلاحی معاشرہ قائم ہوسکے۔

**حدود وقصاص کا قیام اور نوجوانوں کا کردار:** دنیا میں سلامتی وسکون کیلئے حدود قصاص کا قیام ضروریے تاکہ تمام معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہوسکے اسلام نے چوری کی حد ہاتھ کاٹنا قرار دیا حکم ہے:﴿"ٱلسَّارِقُ وَٱلسَّارِقَةُ فَٱقْطَعُوٓا أَيْدِيَهُمَا"﴾[40]غیر شادی شدہ زانی کو کوڑے

لگانے کا حکم دیا:﴿"ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِي فَٱجْلِدُواكُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ"﴾[41]معصوم عورتوں کی عزت اچھالنے پر حکم دیا:﴿"وَٱلَّذِينَ يَرْمُونَ ٱلْمُحْصَنَٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوابِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجْلِدُوهُمْ ثَمَٰنِينَ جَلْدَةً"﴾[42]

**معاشرے میں امن قائم کرنے کیلئے ناحق قتل کی سزا یہ سنائی:** ﴿"وَلَكُمْ فِي ٱلْقِصَاصِ حَيَوٰةٌ"﴾[43]اور فرمایا:مزید حکم ربانی ہے: ﴿"إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا ٱلَّذِينَ يُحَارِبُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَسْعَوْنَ فِي ٱلْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُواأَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَٰفٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ ٱلْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي ٱلدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي ٱلْءَاخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ"﴾[44]آنحضرتؐ کے احکامات ہی کی وجہ سے عرب کے معاشرتی نظام میں سلامتی پیدا ہوئی۔ نبی پاک کا نسل نو کے لئے یہی تربیتی نظام تھا کہ جب کبھی کسی سے گناہ ہو جاتا تو وہ خود اپنے آپ کو نبی پاک کے سامنے پیش کر دیتا تاکہ دنیا میں ہی سزا دے دی جائے،اس طرح تمام لوگوں کے اندر تقوی پیدا ہوا اور تمام معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔

**اخلاقیات کا درس اور نوجوانوں کے فرائض:** نوجوانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ آنحضرت جو مثالی اسوہ کا نمونہ تھے آپ کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں:﴿"وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ"﴾[45]معاشرتی اصلاح کیلئے جوانوں کے دل میں تقوی اور دیگر تمام اعلی اخلاقی اقدار پیدا کی جائیں۔ (﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱتَّقُوا ٱللَّهَ وَكُونُوامَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ﴾[46]اچھے اخلاق اور میٹھی زبان سے کام لیا جائے جھوٹ جو تمام برائیوں کی جڑ ہے کو کاٹ پھینکا جائے۔(﴿إِنَّمَا يَفْتَرِى ٱلْكَذِبَ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ﴾[47]ان تمام قرآن کی آیات میں اعلی اخلاقی درس دیا گیا ہے تاکہ اصلاحی معاشرہ قائم ہو سکے،ان پر اگر نوجوان نسل عمل کرے تو تمام معاشرتی برائیاں ختم ہو سکتی ہیں۔

**اتحاد کا قیام اور جوانوں کی ذمہ داری:** اسلام نے وطن، نسل، قوم، علاقے کا فرق مٹایا اور گورے اور کالے کی تمیز ختم کر کے امتِ مسلمہ کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا تو مسلمان پوری دنیا پر چھا گئے۔ سپر پاور بن گئے لیکن جب ہم نے اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیا اور دوسرے معاشروں کے دربار میں جھکے تو دنیا میں ذلیل وخوار ہوئے آج کے دور میں اتفاق واتحاد کی سخت ضرورت ہے۔اللہ تعالی نے ہمارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔﴿"هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ"﴾[48]نوجوان نسل کو یہ تعلیم دی جائے کہ اسلام نے حسب ونسب کے تمام غرور مٹا دیئے یہ نسل اور زبان، علاقے اور وطن کی عصبیت سے پاک دین ہے۔ حکم ربانی ہے:﴿وَإِنَّ هَٰذِهِۦٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَٱتَّقُونِ﴾[49]مزید حکم ہوا:﴿وَٱعْتَصِمُوا بِحَبْلِ ٱللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾[50]مسلم کی وحدت ایک اللہ، ایک دین، قبلہ، شریعت، نماز، روزے، حج جو مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کی تعلیم دیتے ہیں پر قائم ہے۔ یہی وحدت انہیں معاشرے میں پیار ومحبت سے اکٹھا رہنے کی تعلیم دیتی ہے۔

**تجدید ایمان کی ضرورت اور نئی نسل کی ذمہ داری:** مختلف معاشروں اور تہذیبوں کے اختلاط اور میڈیا کے کردار کی وجہ سے نئی نسل کا ایمان متزلزل ہو گیا ہے۔ غیر ضروری عقیدے اور رسم ورواج ایمان کا حصہ بن گئے ہیں۔ عمل صالح نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ نئی نسل جادو ٹونے اور توہم کا شکار ہے۔ دورِ جدید میں جہاں عملِ صالح کی بہت ضرورت ہے وہاں تجدیدِ ایمان کی کاوش نہ کرنے کی وجہ سے ایمان میں بہت کم اضافہ ہو رہا ہے۔ اصل عقائد خلط ملط ہو چکے ہیں۔ بعض ایسی چیزیں امتِ مسلمہ اور نوجوان نسل میں آچکی ہیں جن کا سرے سے اسلام اور اسلامی معاشرہ سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں، اور بعض ایسے کام نظر آئیں گے جو اسلام میں ناجائز ہیں، اس لئے نوجوان نسل کو تجدیدِ ایمان میں اپنا کردار ادا کر کے معاشرہ کی اصلاح کرنی ہو گی۔

**تعلیم کی اصلاح اور جوانوں کا کردار:** دین اسلام کی پہلی وحی ہی علم تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں نازل ہوئی پڑھا لکھا انسان ہی معاشرے کی اصلاح صحیح معنوں میں کر سکتا ہے موجودہ دور میں تعلیم میں اصلاح اس طرح ہو سکتی ہے کہ مخلوط تعلیمی نظام اور نصاب کو تبدیل کیا جائے ۔بچوں اور بچیوں کیلئے علیحدہ علیحدہ تعلیمی ادارے کھولے جائیں۔اس معاشرتی اسلامی اور اخلاقی اقدار کے مطابق عائلی مسائل کو شامل نصاب کیا جائے۔اس کو دوسرے مضامین میں بھی شامل کیا جائے۔

**میڈیا کی اصلاح اور جوانوں کا کردار:** معاشرے کی اصلاح اور بگاڑ میں میڈیا کا بہت بڑا حصہ ہے یہودیوں کا منصوبہ ہے اگر دنیا پر سپر پاور بننا ہے تو دو چیزوں پر قبضہ کرنا ہو گا ایک سونے کے ذخائر اور دوسرا ذرائع ابلاغ یہ دونوں ہم اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر کے طاقت حاصل کر سکتے ہیں ۔ ہم میڈیا کے سرکش گھوڑے کو اپنے کنٹرول میں رکھیں گے تاکہ کوئی بھی ہماری اجازت کے بغیر اپنی بات دوسروں تک نہ پہنچا سکے۔یعنی تمام خبر رساں ایجنسیوں پر ہمارا قبضہ ہو گا۔ موجودہ دور میں ہمارے علماء کرام اور مسلم لیڈروں کی عدم توجہی کے باعث اسلامی میڈیا زوال کا شکار ہو گیا۔ مغربی ممالک اپنی تہذیب وثقافت کے رنگ پوری دنیا میں بکھیرنے لگے جس سے ہمارا نوجوان طبقہ متاثر ہو کر اسلام کی اصل تعلیمات کو بھول گیا۔ جوانوں میں مردانگی اور حوا کی بیٹیوں کی عصمت لٹتی رہے گی۔ معاشرہ مغربی سوچ کی عکاسی کرتا رہے گا۔ حالات کا تقاضہ یہ کہ ہمارے بچے آگے بڑھیں اور اسلامی صحافت کو فروغ دیں۔

**نسل نو اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر:** نوجوانوں کا فرض ہے کہ معاشرے کی اصلاح کا آغاز اپنی ذات سے کیا جائے اور نوجوان امر بامعروف اور نہی عن المنکر کی عملی تصویر ہوں، جیسے کہ حضرت عائشہ کا قول ہے۔آنحضرتؐ چلتا پھرتا قرآن ہیں حضور اکرم نے قرآن میں تمام احکامات پر عمل کر کے دیکھایا کوئی تقریر یا تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے، با عمل انسان کی بات ہی اثر رکھتی ہے جب اپنے اندر اعلی اخلاقی اقدار کی ذمہ داری نہ ہو تو معاشرتی اصلاح ناممکن ہے تمام انبیاء کرام اصلاح کا کام اپنی ذات اور پھر اپنے گھر والوں اور اہل عیال کی اصلاح سے شروع کرتے تھے۔ حکم ربانی ہے:((وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ))[51] آنحضرت ؐ کو یہ حکم دیا گیا: ((وانذر عشیرتک اقربین)) تو شروع میں صرف چند لوگ اسلام لائے بعد میں تقریبا تمام لوگ مسلمان ہوئے ؟ دوسروں پر آپکی تعلیم و تبلیغ اس وقت اثر کرے گی جب خود آپکی ذاتو خاندان کے لوگ اور قریبی رشتہ دار آپکی تحریک و نظریات کے قائل نہیں ہو جاتے۔ شروع میں جب قریش مکہ نے آپ کی آواز پر لبیک نہ کیا تو آپ کی تبلیغ کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ پہلے خاندان قریش کو تو سیدھا کر لو بعد میں ہم آپ کی بات مانیں گے۔ آہستہ آہستہ فتح مکہ تک اس کی تکمیل ہوئی حکم ربانی ہے ((ید خلون فی دین الله افواجا))[52] اگر معاشرتی اصلاح کا یہی طریقہ جو نبیؐ پاک نے اپنایا اسکو مشعل راہ بنائیں تو ہمارے قائدین (جو حکومتی یا عوامی سطح کے ہوں) رول ماڈل ہیں اور جو تمام معاشرے کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہیں وہ اپنے اصلاحی کام میں آگے آئیں اور خود اپنے نفس میں تبدیلی لائیں اور معاشرے کے تمام افراد کی بھی اصلاح کریں تو بہت جلد ہمارا معاشرہ تمام برائیوں اور خرابیوں سے پاک ہو کر امن و سکون کا گہوارہ بن جائے گا یہی اسلامی معاشرہ کہلاتا ہے۔ بچوں کو تمام عصری علوم و دینی علوم سیکھانے کے بعد تمیز سیکھانا بھی بہت ضروری ہے جتنا روزگار کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ اسکی دینی تربیت و اصلاح کی ضرورت ہے جب ایک اصلاحی فرد تیار ہو گا تو اس سے اصلاحی معاشرہ تشکیل پائے گا جب ایک اصلاحی اسلامی معاشرہ وجود میں آئے گا تو پوری قوم میں اصلاح کے جذبات پیدا ہوں گے اپنے بچوں کو شروع سے ہی ابدی اور دائمی زندگی یعنی آخرت کے جزاء و سزا کے لئے تیار کریں اسکو دینی اسلامی اصلاحی ماحول دیا جائے تا کہ بچہ اسلام کے اصولوں کو اپنا سکے جو گھر اور معاشرتی ماحول کو بہتر بنا سکے۔ یہی بچے بڑے ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ بتدریج احسن انجام دے سکتے ہیں۔

**عصر حاضر میں پاکستانی معاشرے کی اصلاح:** عرب جیسی جاہل اور بے شمار معاشرتی برائیوں میں گھری ہوئی قوم کو دنیا کا امام بنانے والی ہستی رسول پاک ہی ہے۔ اصلاح معاشرے میں رحمت اللعالمین نے جو کوششیں کی اور بھرپورے معاشرے کو کامرانیوں سے ہمکنار کیا تاریخ اسکی مثل نہیں دے سکتی، کیونکہ نبی اکرم جو تعلیم دیتے خود اس ہر عمل کر کے دکھاتے نبی پاک نے تعلیم و تربیت کے ذریعے معاشرے کی کایا پلٹ دی سقراط، افلاطون اور ارسطو جیسے ہزار عالم و فلاسفر نے معاشرتی اصلاح کی کوششیں کی لیکن معاشرہ بدل نہ سکا اس میں نقص یہ ہے کہ ہمیشہ انہوں نے واعظ و نصیحت کی لیکن اپنے نفس پر ان قوانین کو لاگو نہ کیا۔ آج پاکستانی قوم بیشمار مسائل میں گری ہوئی ہے اسلام کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل نہیں کیا جاتا قیام پاکستان سے ہی ہم اصلاح معاشرہ کے لئے ہر وقت وعظ و نصیحت کرتے ہیں لیکن ہمارے قول و فعل میں تضاد ہے معاشرے کی تمام برائیوں کی جڑ جھوٹ ہے نبی پاک سچائی پر عمل پیرا ہوئے اسی لئے مثالی معاشرہ تشکیل پایا۔ پاکستانی معاشرہ جھوٹ تو کیا ذخیرہ اندوزی، رشوت، بدعہدی، ملاوٹ، چوری، ڈاکہ، بہتان، خیانت، سود غرض تمام رزائل اخلاق سے بھرا پڑا ہے۔ ایسے معاشرے کی اصلاح کا ایک ہی حل ہے کہ ملک کے حکمران اپنے قول و فعل میں تضاد ترک کر دیں اور وہ معاشرے کے تمام افراد کے لئے رول ماڈل ہوں

ان تمام معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لئے عملی اقدامات کریں تاکہ ہم ریاست مدینہ والا معاشرہ قائم کریں رسولِ پاک کا اسوہ حسنہ تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ صحابہ نے رحمت اللعالمین کی زندگی اپنا کر ہر میدان میں کامیابی وکامرانی کے پرچم لہرائے اسی لئے دنیا کا کوئی معاشرہ اور ثقافت ان کو متاثر نہ کر سکا بنی کا حکم ہے کہ ت میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک قرآن اور دوسری حدیث نبوی اگر انکو مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے یہی وہ چراغ ہے جسے آگے چل کر پورا معاشرہ تو کیا پوری دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اللہ نے انسان کو اپنا نائب بنایا اگر ہم اپنی حیثیت کو دین اسلام کے اصولوں کی روشنی میں سمجھیں تو ہمارا بگڑا ہوا معاشرہ راہ راست پر آسکتا ہے۔

دور حاضر میں والدین یہ شکایات کرتے ہیں کہ اولاد ان کی بات نہیں سنتی تو اس کی وجہ والدین کی اپنی غلطیاں ہیں وہ بچون کو وقت نہیں دیتے مناسب ماحول فراہم نہیں کرتے جسمیں بچے اپنی تہذیب وثقافت اور اخلاقی اقدار سکھ سکیں جب بچے کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہوتا تو وہ انٹر نیٹ پر، موبائل فون پر اور دوسروں کی تہذیب واقدار سے لطف اندوز ہو کر وہیمعاشرتی اقدار اپناتے ہیں کیونکہ بچے کی اولین درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے، ماں باپ بچے کو جو ماحول دیں گے وہ اس میں ڈھل جائے گا والدین واساتذہ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کی اخلاقی تربیت ، تہذیب وثقافت اور اسلامی اقدار سکھائیں بچے ماں باپ اور اساتذہ کی شخصیت سے گہرا اثر لیتے ہیں اس لئے انہیں اپنی شخصیت مثالی رکھنی چاہیے۔ والدین اساتذہ اور بزرگوں کو چاہیے کہ بچوں کو مغربی تہذیب کے سمندر میں ڈوبنے سے بچانے کے لئے انہیں اپنی ثقافت، اسلامی اقدار، روایات سکھائیں اور اسلامی اصولوں پر تربیت دینے کے لئے انہیں وقت دیں انہیں پیار سے اپنے پاس بٹھائیں سرور دوعالم کے اخلاق کو بچے اپنائیں گے تو معاشرتی تبدیلی آئی گی۔

**اسلامی معاشرتی ماحول کی فراہمی:** جوان بچوں کی اصلاح قرآن وسنت پر عمل کرکے کی جائے بچوں کو تنقید کا نشانہ بنانے کی بجائے انہیں اچھا اسلامی ماحول فراہم کیا جائے تعلیم وتربیت کا ایسا معاشرتی نظام قائم کیا جائے کہ خود بخود بچہ اس ماحول میں اپنے آپ کو ڈھال سکے کیونکہ بچہ تو جس ماحول، جس معاشرے میں پلتا بڑھتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ (53) موجودہ نظام تعلیم اور معاشرتی ماحول نے بچوں کو مغرب زدہ کر دیا والدین اور اساتذہ نے بچوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت نہیں کی کہ وہ مغربی تہذیب سے متاثر نہ ہوں تعلیم کا مقصد صرف اچھی نوکری اور مادی مفاد ہے آج کے تعلیم یافتہ نوجوان اعلی اخلاقی اقدار اور اسلامی تعلیمات سے دور صرف اور صرف پیسہ کمانے والی مشین ہیں جو تمام احساسات سے بے حس ہیں جن کو رشتوں ناتوں کی پرواہ نہیں محبت، ہمدردی، قربانی، رواداری اور خلوص جیسی صفاتسے عاری معاشرہ تشکیل دیتے ہیں علم کے نام پر اسلامی تعلیمات سے دوری سکھائی جاتی ہے عشق حقیقی کی جگہ عشق مجازی رقص وسرور کی محفلیں، عیاشی، اور ان کی فکر پر جمود طاری ہو گیا مدینہ یونیورسٹی کی تعلیمات بھول گئے سائنس کی ترقی جس کی بنیاد جابر بن حیان، ابو یعقوب الکندی اور ابن الہشم وغیرہ نے رکھی تھی وہ علم جوانوں سے دور ہو گیا۔ (54) آج کے زمانے میں مسلم جوان کو اپنی حیثیت کو منوانے کیلئے علم اور اخلاق کی ضرورت ہے یہ اسوہ رسول سے ملے گی اسپر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ (55)

**خلاصہ:** الغرض عصر حاضر کے جوانوں کی ذمہ داری ہے خود بھی گناہ سے بچیں اور دوسروں کو بھی گناہ سے بچنے کی تلقین کریں ایسی ایک مستقل جماعت ہونی چاہیے ((يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ))[56] سرکار دوعالم نے فرمایااللہ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے میری بات بحفاظت دوسروں تک پہنچائی سنن ابوداوود سرکار دوعالم نے نوجوانوں میں مبلغانہ اوصاف پیدا کیے حضرت علی کی تبلیغ سے آل ہمدان یمن والے دین پر عمل پیرا ہوئے اور مصعب بن عمیر کی تبلیغ سے مدینہ کی فضا بدل گئی حضرت سالم معاذ بن جبل ابو موسی اشعری کی بدولت سے اسلام تیزی سے پھیلا عصر حاضر کے جوانوں کو سرکار دوعالم کے ٹرینگ یافتہ رفقائے کار کی سنت کو اپناتے ہوئے تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیناچاہیے۔ عصر حاضر کے جوانوں کو چاہیئے کہ سرکار دوعالمکی محسن انسانیت کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے جہاد کریں اپنی نفسانی خواہشات اور معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لئے جہادِ اکبر بھی کریں تا کہ ایک مثالی معاشرہ تشکیل پاسکے آج ہر طرف الحادپرستی اور مادی افکار پھیلے ہوئے ہیں آج کا نوجوان قرآن وسنت کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے تمام معاشرتی برائیوں کا خاتمہ کرسکتا ہے پوری دنیا کو امن کا گہوارہ بنا سکتا ہے۔

**سفارشات:**

1۔ کسی بھی ریاست کی ترقی خوشحالی، امن اور سلامتی کے لئے نوجوانوں کا کردار بڑااہم ہوتا ہے نوجوانوں کی تعمیر وترقی کے لئے تربیت بہت ضروری ہے تربیت کی اولین درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے، معاشرتی کامیابی میں ماں کا بڑا حصہ ہوتا ہے۔ مرد کی تعلیم ایک فرد کی تعلیم ہے جبکہ عورت کی تعلیم ایک خاندان کی تعلیم ہے خواتین کو دین ودنیا کی تعلیم دینی چاہیے کیوں کہ نسلوں کی شخصیت بنانے وبگاڑنے میں عورت کا مرکزی رول ہے تبھی پر سکون ترقی پسند معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

2۔ نسلوں کی تعمیر وترقی میں ماں بنیادیں فراہم کرتی ہے تو استاد اس پر خوبصورت مکان تعمیر کرتا ہے قوموں کے بنانے میں استاد بڑااہم کردار ادا کرتا ہے استاد کو معاشرے میں بلند مقام دیا جائے دوسری طرف نصاب تعلیم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ترتیب دیا جائے استاد بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی کرے جو بچوں کو دنیااور دین دونوں کے لئے تیار کرے معلم انسانیت نے جاہل معاشرے کی کایاپلٹ دی ہمارے نوجوانوں کو بھی اسوہ حسنہ پر عمل کر کے معاشرتی برائیوں کو ختم کرناچاہیے۔

3۔ سائنس کی ترقی ٹیکنالوجی انٹرنیٹ اور میڈیا نے ہماری تہذیب پر گہرے اثرات مرتب کیے آج ہمارا نوجوان ان ویب سائٹس کو فحاشی عریانی اور جنسی بے راہ روی کے لئے استعمال کر کے وقت کے ضیاع کے ساتھ اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہو کر معاشرتی برائیوں میں مبتلا نظر آتا ہے ایسی صورت میں والدین اور استاد دونوں بچوں کی اسلامی اقدار پر تربیت کر کے انہیں زوال کی دلدل میں دھنسنے سے بچاسکیں اور انہیں معاشرہ کا فعال رکن اور بہتر مسلمان بنا سکتے ہیں۔

4۔ نوجوان نسل کو انکی پسند اور صلاحیت ورجحانات کے مطابق تعلیم دیں لیکن پہلے انہیں باعمل و باکردار بنائیں۔

5۔ معاشرے کی ترقی کے لئے علماء حکام اسلام کے اصولوں پر سختی سے عمل کرنے والے ہوں جب یہ باعمل مسلمان ہونگے تو ساری امت درست ہو گی، وہی معاشرے ترقی کی منازل طے کرتے ہیں جہاں حکام اور عالم باہمی تعاون سے معاشرے کو صحیح راستے پر چلا کر منزل مقصود پر پہنچاتے ہیں اور حکمران علماء کی قدر کریں۔

6۔ عصر حاضر میں معاشرتی ضروریات کے تحت درپیش مشکلات کو اسلام کے احکامات کے مطابق، علماء کرام وضاحت سے بیان کرتے ہیں اور حکومت کو رائے دیتے ہیں ان علماء کرام کا کردار معاشرے کی ترقی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے حکومت انکی رائے کو اہمیت بھی دے، اور نوجوانوں کے ذریعے معاشرہ میں ان پالیسیوں پر عمل درآمد بھی کروائے۔

7۔ عصر حاضر میں بے شمار مسائل کا سامنا ہے مغرب کی دیکھا دیکھی مذہب کو ہم نے انسان کا ذاتی مسلہ قرار دیا ہے حکومتی سطح پر بھی توجہ نہ دینے کے نتیجہ میں پاکستانی معاشرہ مختلف گمراہ کن افکار و نظریات کا مجموعہ بن گیا مفاد پرستوں نے دین کو کئی گرہوں میں منقسم کر دیا اسلام کے نام پر یہ فرقے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں امت مسلمہ کے نوجوانوں کی ذمہ داری ہے کہ دین و دنیا کی تعلیم حاصل کر کے اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں اور ایک ترقی پزیر اسلامی معاشرہ تشکیل دیں حکومت شہریوں کے ایمان کی بھی حفاظت کرے اور انکی اصلاح و فلاح کا مجموعی نظام مرتب کریں۔

8۔ نوجوانوں کو متحد رکھنے کے لئے قرآن و سنت کو عملی طور پر نافذ کرنا چاہیے اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے قوم اور خاص طور پر نوجوان طبقہ انتشار کا شکار ہو جائے گا کسی خاص فرقے و گروہ کو پروان چڑھانے سے قومی اتفاق واتحاد کو نقصان ہو گا، اسلام نسل نو کی تربیت اس انداز سے کرتا ہے کہ ہر نوجوان اپنے اندر ماحول کو آلودہ کرنے والے اعمال سے اجتناب کرتے ہوئے اصلاح معاشرہ کے لئے ہمہ وقت تیار رہے۔

**حوالہ جات:**

(1) ابن منظور لسان العرب المورد دار صادر للطباعة والنشر،ص:234/3
(2) رائیس المورخین علامہ عبدالرحمن بن خلدون مترجم علامہ راغب رحمانی دهلوی،مقدمہ ابن خلدون ط 11 ناشر نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی،ص:42
(3) ابو جعفرمحمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب تاریخ طبری نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی،ص:50
(4) ابن ِ ہاشم ،سیرۃ النبویۃ،دارا لجیل،بیروت،ص:۲۹۰/۱
(5) مالک بن انس بن مالک بن عامر ،موطا امام مالک باب ماجاء فی حسن الخلق ح 1885 موسسہ الرسالۃ 1412ص: 75/2
(6) سورۃ العصر
(7) سورۃ لقمان آیت نمبر 31/13
8) سورۃ ہو د آیت نمبر 12/42
(9) محمد بن إسماعیل أبو عبدالله البخاری ،الجامع الصحیح المختصر ،دار ابن کثیر ، الیمامة ، بیروت الطبعة الثالثة ، 1407، باب المسك ،حدیث: 5214
(10) محمد ناصر الدین الألبانی ،صحیح وضعیف الجامع الصغیر وزیادته ،المکتبہ الإسلامی ،ص:317/1
(11) تعلیم اور رہنمائی،ڈاکٹر محمد اکرام خان،مکتبہ جامعہ نئی دہلی لمیٹیڈ،دسمبر ۱۹۸۶ء،ص:۱۹
(12) ابن حجرعسقلانی، فتح الباری شرح صحیح البخاری،قَوْلُهُ بَاب عتل بعد ذَلِك زنیم،دار المعرفة ،بیروت، 1379ص:8/ 663
(13) پروفیسر خورشید احمد،اسلامی نظریہ ٔحیات ،کراچی (شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی)،اشاعت ِ پنجم ۱۹۸۸ء،ص:۴۴۳
(14) سورہ احقاف آیت نمبر 17
(15) سورہ احزاب آیت31
(16) اقبال ،محمد،کلیات ِ اقبال فارسی ،لاہور،شیخ غلام علی اینڈ سنز ،فروری ۱۹۷۳،ص:۱۹
(17) سورۃ لتحریم،آیت 6-
(18) ابن ماجہ أبو عبد الله محمد بن یزید ،سنن ابن ماجہ، بَابُ بِرِّ الْوَالِدِ، وَالْإِحْسَانِ إِلَی الْبَنَاتِ،حدیث:۳۶۷۱، دار إحیاء الکتب العربیة فیصل عیسی البابی، ص:2
(19) محمد بن عبدالله أبو عبدالله الحاکم النیسابوری ،المستدرك علی الصحیحین، باب : فی مواقیت الصلاۃ،حدیث:۷۰۸،دار الکتب العلمیة بیروت ،الطبعة الأولی ،
(20) مالک بن انس ،امام ، الموطا ،احیائ التراث العربی ، بیروت ، 1406ھ ، رقم الحدیث : 1395
(21) بخاری ، محمد بن اسماعیل ، الجامع الصحیح ،مکتبہ دار السلام ، الریاض ، 1998،رقم الحدیث : 1946
(22) البقرہ: 2/ 29
(23) سورۃ البقرہ:2/ 256
(24) سورۃ المزمل:73/ 20
(25) سورۃ البقرہ:2/ 275
(26) سورۃ النساء:4/ 58
(27) سورۃ المائدہ:5/ 90
(28) سورۃ الاعراف:7/ 31
(29) سورۃ الاسراء:17/ 27

(30) سورة النور:24/ 32
(31) بخاری الجامع الصحيح ، رقم الحديث: 1874
(32)سورة الاسراء:17/ 32
(33) سورة النساء:4/ 34
(34) سورة النساء: 4/ 36
(35) سورة لقمان:31/ 15
(36) سورة النساء:4/ 59
(37) سورة النساء:58/4
(38) سورةالنساء:83/4
(39) سورة النحل:16/ 90
(40) سورة المائدہ:5/ 38
(41) سورة النور:24/ 2
(42) سورة النور:4/24
(43) سورة البقرہ:2/ 179
(44) سورة المائدہ:33/5
(45) سورة القلم:40/68
(46) سورةالتوبہ:119/9
(47) سورة النحل:16/ 105
(48) سورة الحج:22/ 78
(49) سورة المومنو ن:23/ 52
(50) سورةآل عمران:3/ 103
(51) سورة الزخرف، 28-
(52) سورة النصر، 2-
(53) ابو الحسن علی ندوی ،سید،مولانا،تعمیرِ انسانیت،مجلس نشریاتِ اسلام،کراچی،ص:۳۸
(54) http://www.islahulmuslimeen.org/urdu/attahir/55/03.htm
(55) محمد سعود عالم قاسمی ،ڈاکٹر،پروفیسر،عصرِ حاضر میں اسوہ ٔ رسول ﷺ کی معنویت ،مکتبہ جمال ،لاہور،۲۰۰۸،ص:۴۷
(56) آل عمران

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License